ادارہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے سانحہ ارتحال پر

ہمہ گیر سوگ اور عالمی تعزیت

مولانا محمد صادق صاحب مترجم فتاوی عالمگیری: بڑے حضرت جی کے سانحہ انتقال سے یہاں ہم سب کو از حد افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

علم و زہد کی دنیا میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اسلام کا ایک بہت بڑا جرنیل رخصت ہو گیا ہے جنہوں نے لاتعداد مجاہدین سر بکف تیار کئے جنہوں نے علوم دینیہ کی ایسی قندیلیں روشن کیں جو رہتی دنیا تک فروزاں رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ والحقہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مولانا محمد موسیٰ البازی مدظلہ جامعہ اشرفیہ لاہور: حضرت شیخ المشائخ کی رحلت یقیناً ایک عظیم ملی دینی قومی حادثہ کا رنج ہے۔ آپ کے والد تھے۔ باعتبار رشتہ اور ہمارے والد و مربی تھے روحاً و علماً و دیناً و اخلاقاً

اس غم میں ہم سب آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

جناب کے والد شیخ المشائخ کی رحلت سے ہم علماء بلکہ جمیع اہل پاکستان ظل رحمۃ اللہ و برکات اللہ سے محروم ہوئے اور یتیم ہوئے۔

نموت جمیعاً کلنا غیر ماشکٌ لا ولا احدٌ یبقی سوی مالک الملک

یہ دنیا دار فراق ہے۔ اللہ تعالیٰ دار القرار جنت الفردوس میں شیخ المشائخ مرحوم کی صحبت و لقا ہمیں نصیب فرمائے آمین

وانا لفی دار الفراق فلن نری بہا احداً ما عاش مجتمع الشمل

درس حدیث میں حضرت مرحوم کے لئے اور آپ حضرات کے لئے طلبہ سے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقامات عالیہ و مراتب سنیہ نصیب فرمائے آمین۔ حضرت الشیخ اگرچہ بظاہر ہم سب سے جدا ہوئے۔ لیکن ایسے بزرگ حیات جاودانی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ حضرت المرحوم المغفور آثار صالحات مکارم باقیات۔ دار العلوم حقانیہ خدمات علمیہ دینیہ قومیہ۔ ہزارہا تلامذہ و تلامذۃ تلامذہ وان سفلوا و بعدوا۔ تصانیف و امالی قیمہ۔ ان کے علاوہ آپ جیسے جانشین عالم کامل عامل صالح جامع فضائل و فواضل شیخؒ کے پیش نظر زندہ تابندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت و توفیق دے تاکہ آپ کے ذریعہ اسوۂ حقانیہ۔ مکارم حقانیہ۔ فیوض حقانیہ دار العلوم حقانیہ کا سلسلہ قائم و دائم رہے۔ آمین

میں آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ حضرت شیخ مرحوم کے بعد آپ کا وجود موجب طمانیت قلب و سکون ہے۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مولانا محمد قاسم قاسمی
جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

آنجناب کے والد ماجد استاذ الاساتذہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔ کی وفات حسرت آیات اور انتقال پر ملال کی اندوہگین اور المناک خبر سن کر دل ودماغ پر جو گذری ۔قلب وجگر پہ جو بیتی اس کی تعبیر سے زبان ودہان یکسر عاجز اور اس کی تحریر و تصویر سے قلم قاصر ہے ۔اس حادثہ فاجعہ نے دل ودماغ کو ہلا کر رکھ دیا ۔قلب پر ایک برق سی گرتی ہوئی محسوس ہوئی ۔ دل کی دنیا میں ویرانی کا احساس بڑی شدت اور حدت سے ابھرا ۔

حضرت شیخ الحدیث مرحوم ومغفور جو کل تک ہم میں موجود تھے جن کی ذات قدسی صفات سے علوم ومعارف کے چشمے پھوٹ رہے تھے جن کی زبان فیض ترجمان ہر وقت قال اللہ وقال الرسول کی سامعہ نواز صداؤں سے تر رہی تھی ۔جن کی زبان کی حلاوت اور شیرینی اعداء ومخالفین کے قلوب کو موہ لیتی تھی ۔جو علوم وفضل کا بحر بیکراں تھے ۔ جو ذہانت وفطانت کا پیکر تھے ۔جو اخلاق عالیہ کا ایک نادر نمونہ تھے جو اسوۂ رسول پر پوری طرح گامزن تھے جن کی زندگی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وقف تھی ۔جن کے دل کی ہر دھڑکن ،جن کے دماغ کی ہر سوچ ،جن کے قدم کی ہر حرکت اسلام اور محض اسلام کے لئے تھی ۔جن کے دل کی دنیا عشق رسول ﷺ سے آباد وشاداب تھی جن کی اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت کے لئے عظیم الشان اور رفیع المثال خدمات تا قیامت تاریخ کے آسمان پہ درخشندہ وتابندہ رہیں گی ۔

حضرت شیخ ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے جو اپنی ذات میں ایک انجمن ایک ادارہ اور ایک موتمر تھی ۔جن کے فیوض وبرکات سے ایک عالم مستفید ہوا ۔جنہوں نے اپنی بے پناہ کوشش وکاوش ،غیر معمولی تگ ودو اور محنت وریاضت سے ایک چھوٹے سے ادارہ کو ایک عظیم وجلیل ادارہ کا روپ دیا جو پاکستان کی سرزمین پر ثانی دارالعلوم دیوبند بن کر جلوہ گر ہوا ۔جس سے لاکھوں طلبہ مستفید ہوئے ۔جس سے ہزاروں علماء پیدا ہوئے ۔جس سے سینکڑوں مشائخ نے استفادہ کیا جو پاکستان کی سوہنی دھرتی پر تعلیمات اسلامیہ کے ایک ایسے جلیل المرتبت ادارہ کی شکل میں متشکل وجلوہ گر ہوا جس کی نظیر ناپید ہے ۔مولانا کی وفات سے مذہبی اور دینی حلقوں میں ایک زبردست خلا پیدا ہوگیا ہے جس کا پر ہونا بظاہر محال وناممکن ہے ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام رفیع پر فائز فرمائیں اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں ۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازیں ۔آمین یارب العالمین ۔

احقر ، جامعہ اساتذہ تلامذہ اور عملہ آنجناب کے اس غم میں برابر کے شریک وسہیم ہیں ۔

تحریک تحفظ ختم نبوت ، ربوہ

مرحوم کی وفات سے مذہبی طبقہ خصوصاً دیوبندی مسلک کے افراد یتیم ہوگئے ہیں مرحوم کی علمی وملکی خدمات تاریخ کا سنہری باب ہے ۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل

کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ (مولانا اللہ یار ارشد خطیب جامع مسجد احرار ربوہ)

ڈاکٹر احمد رضا پیرزادہ | مولانا عبدالحق صاحبؒ کا انتقال ہم سب کے لئے بے حد اور بڑا عظیم نقصان ہے۔ ایک بڑے اور نہایت نیک شفیق اور بہت بلند پایہ عالم دین سے ہم محروم ہو گئے۔ ان کی عظمت کا اندازہ سبھی کو ہے مگر جس محبت اور شفقت سے وہ مجھے نوازا کرتے تھے وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ ایک بہت بڑا مینار علم اور چراغ دین بجھ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ مولانا کو اپنے دیار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات بلند تر فرمائے۔ آمین

(نیازمند ڈاکٹر احمد رضا پیرزادہ آئی سپیشلسٹ راولپنڈی)

سنی مجلس عمل صوبہ سرحد | مجھے صد افسوس ہے کہ وقت کے ایک عظیم قائد اور قطب دوراں کے جنازے سے محروم رہا۔ بوجہ اسارت ہری پور جیل۔ ہم بتیس آدمی سنی ایکشن کمیٹی ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں ہیں۔ جب کہ ہمارے دل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی سے رو رہے ہیں۔ آج ہم سے علم نبویہ کا ایک سورج غروب ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ ہم آپ کے صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اللہ کریم جناب اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

قاری محمد یوسف غفرلہٗ۔ حال اسیر ہری پور جیل۔

آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز | استاذ محترم حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی خبر سے دلی صدمہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صرف آپ کا اور آپ کے خاندان کا صدمہ نہیں بلکہ حضرت کے ہزاروں تلامذہ اور لاکھوں ارادت مندوں کا رنج وغم ہے۔ اور عالم اسلام بالعموم اور پاکستان بالخصوص ایک دینی رہنما سے محروم ہوگیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ اور سوگوار خاندان اور ان کے عقیدت مندوں کو صبر اور اس کا اجر عطا فرمائے۔ اور سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (ابن طارق)

مہتمم قاسم العلوم ملتان | قدوۃ السالکین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز کی محبت شفقت قاسم العلوم ملتان کے ساتھ خصوصی تھی۔ جب بھی ملتان تشریف لاتے تو جامعہ قاسم العلوم کو اپنے برکات و فیوضات سے ضرور سرفراز فرماتے۔ جامعہ قاسم العلوم سے آپ کا قلبی تعلق تھا۔ اب جامعہ قاسم العلوم بھی آپ کی دعاؤں سے محروم ہوگیا ہے۔

تعزیتی اجلاس میں قرآن خوانی کے بعد آپ کی دینی۔ ملی اور ملکی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جامعہ کے جملہ مدرسین نے آپ کی وفات کو عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔

اجلاس میں مولانا محمد اکبر صاحب۔ مولانا محمد امین صاحب۔ مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب۔ مولانا عبدالرحمن صاحب لغاری۔ مولانا محمود الحسن صاحب، مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب۔ مولانا اعزاز احمد صاحب۔ مولانا منظور احمد صاحب۔ مولانا حافظ

عبدالواحد صاحب ۔ مولانا محمد مسعود شاد صاحب ۔ مولانا قاری خلیل الرحمان صاحب ۔ مولانا قاری عاشق محمد صاحب مولانا قاری عبداللطیف صاحب مولانا قاری طاسین صاحب نے شرکت کی۔ جامعہ اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے (مولانا عبداللہ قاسم المعلوم ملتان)

مولانا عتیق الرحمان سنبھلی
مدیر الفرقان لکھنؤ حال لندن

[illegible] شمارہ کا صفحہ تھا جس میں میں نے استاذ مخدوم و محترم کی رحلت کی خبر پڑھی۔ اور دل مسوس کر رہ گیا کہ مجھے نہ جانا تھا اور نہ جا سکا۔ وہ حضرت چل دیے اور اب ہماری زیارت کے لئے موت کے پل سے گزر کر آؤ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ الابرار الصالحین۔

جن چند یادوں سے میرے بیچھے ہوئے دل کی رونق تھی ان میں سے ایک یاد حضرت والا کے اس دور کی بھی تھی ، بلکہ ہے۔ جب میں حضرت کے حلقۂ درس میں ایک طالب علم تھا۔ اور اس معنی میں خوش نصیب طالب علم کہ مجھے تو اکثر طلبہ کی طرح حضرت سے محبت تھی۔ حضرت بھی میرے ساتھ محبت و شفقت کا معاملہ کرتے تھے۔ میں نے شاید آپ سے کہا بھی تھا کہ پاکستان جانے کی اگر خواہش ہوتی ہے تو اس کے محرکات میں سے جذباتی محرک صرف حضرت (علیہ الرحمہ) کی زیارت کا جذبہ ہوتا ہے۔ ۷ ء نے جو تقسیم کیا تو پھر صورت ہی کو ترس گئے۔ کیا معصوم اور دلنواز ایک شرمیلی سی مسکراہٹ چہرے پر رہتی تھی؟

اب اسے ڈھونڈ چراغ رُخِ زیبا لے کر

اللہ بال بال مغفرت فرمائے اور اکرام کے اعلیٰ درجات سے نوازے۔ فرشتہ صفت انسان پورے معنیٰ میں ایک ہی دیکھنا یاد ہے۔ اللہ آپ کو ان کا پورا جانشین بنائے۔ اور کسی معنی میں بھی جگہ خالی نہ رہنے پائے (عتیق الرحمان سنبھلی)

مولانا سید عبدالمجید ندیم ناظم اعلیٰ
مجلس تحفظ ختم حقوق اہلسنت پاکستان
رے یونین فرانس

ابھی ابھی فون پر یہ المناک خبر سنی کہ راس الاتقیا حضرت مولانا عبدالحق ہمیں محروم کر کے خود مرحوم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت موصوف علم و عمل کا مثالی نمونہ اور ان کی پوری زندگی اپنے نیک نام اسلاف کا پرتو تھی۔ وہ پوری دنیائے اسلام کی متاعِ عزیز تھے۔ میں نے یہاں رات کے اجتماع میں جب یہ روح فرسا خبر بتائی تو ہر شخص بے قرار اور ہر آنکھ اشکبار نظر آئی۔

ان کی خاموش مگر پرجوش زندگی روشنی کا ایک ایسا مینار تھی جس سے حق و صداقت کے جادہ پیماؤں کو منزل کا نشان ملتا تھا۔ آج کے نازک حالات میں عالم اسلام ، بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں کو ان کی رہنمائی و قیادت کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ مگر اللہ کے فیصلے ہماری حسرتوں کے پابند کہاں ؟ میں آپ کو کیا تعزیت کروں۔ خود قابل تعزیت ہوں۔ مجھ پر ان کی خصوصی شفقتیں ناقابلِ فراموش ہیں۔ ہم ایک ایسے اخلاص کیش ، بے نفس دیدہ ور ، اور سراپا عمل شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ کہ اس کا ازالہ ممکن نظر نہیں آتا۔ اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے۔ وہ جن سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ محشور فرمائے۔

آپ کو ان کی دعاؤں۔ تمناؤں کا حقیقی مصداق بنا کر ان کی امانتوں کی نگہداشت اور ان کے گلشن علم و حکمت کی پاسبانی کی توفیق بخشے۔ یہ ناچیز اگست کے اواخر میں حرمین شریفین سے ہوتا ہوا ری یونین فرانس کے احباب کے اصرار پر یہاں پہنچا۔ چند روز کے لئے افریقہ کا سفر درپیش ہے۔ انشاءاللہ اکتوبر کے اوائل میں پاکستان واپس آکر اکوڑہ خٹک حاضری دوں گا۔

دعاجو۔ عبدالمجید ندیم

مولانا انظر شاہ مسعودی دیوبند

کل گذشتہ "پاکستان ریڈیو" نے آپ کے والد ماجد نور اللہ مرقدہ کے سانحہ رحلت کی المناک خبر دے کر علمی حلقوں کو ایک گہرے صدمہ میں ہمیشہ کے لئے مبتلا کر دیا۔ آپ کے ملک کے مرحوم صدر صاحب کے بعد یہ دوسرا درد انگیز سانحہ ہے جس کا الم و کرب، علم و دانش، دین و دیانت ثقاہت و رزانت سے تعلق رکھنے والے شدت سے محسوس کرتے رہیں گے۔ وہ صرف آپ کے باپ نہیں تھے بلکہ جماعت علماء کے روحانی باپ تھے۔ برصغیر کے دانشوروں کی ان کے ظل شفقت سے محرومی ہو گئی۔ پاکستان میں دیوبندیت کی بنیاد ہل گئی۔ اسلاف کا نمونہ منظر عام سے ہٹ گیا۔ قدیم بزرگوں کی تصویر غائب از نظر ہوئی، زہد و اتقا، توکل و استغنا کے آبدار و تابدار گوہر سے کائنات محروم ہو گئی۔ خدا تعالیٰ قلوب کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کو دیکھ کر بزرگوں کی یاد تازہ ہوتی تھی ان کی مجلس میں روح سکون محسوس کرتی تھی۔ قحط الرجال کا دور ہے ان کا وجود تاریکیوں میں منارہ نور تھا رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔ آج صبح دارالعلوم وقف میں جلسہ تعزیت اور ایصال ثواب کے لئے مجلس ہوئی ظہر کے بعد بھی مرحوم کے لئے دعا و ترقی درجات آخرت کا اہتمام کیا گیا۔

مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی

انا للہ وانا الیہ راجعون فللہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیئ عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فان المصاب من حرم الثواب

حضرت شیخؒ کے وصال پر شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ سے مستعار لے کر وہی شعر عرض کروں گا۔ جو حضرتؒ نے حضرت مفتیٔ اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحبؒ کے وصال پر فرمایا تھا اور وہ یہ کہ ؎

زمیں ماتم او سپہر بقانوں گریستے   از چشم اختراں ہمہ شب خوں گریستے

حضرت کی زندگی دیکھ کر یوں کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ اٹھتر سالہ شب و روز کی دینی محنتوں اسلامی خدمات، مجاہدانہ سرگرمیوں اور نیم شب کے گرد و سرد آہوں کا صلہ اور مزدوری وصول کرنے بارگاہ رب کریم میں تشریف لے گئے ہیں اور اب واللہ حسیبہ مثقال ذرۃ خیراً یرہ کے ماتحت آپ پائی پائی کا حساب وصول فرما رہے ہیں فھنیئاً لہ ثم ھنیئاً لہ

علمی تدریسی، تقریری اور تحریری خدمات تو آپ کے اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن نفاذ شریعت کے لئے آپ اس خدمت میں بالکل ہی منفرد ہیں۔ کہ پاک پارلیمنٹ میں کفر و الحاد اور غیر اسلامی ازموں کی ہمہ جہتی یلغار میں آپ نے شریعت محاذ کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اب ملک میں جو کوئی جب بھی جس قسم کی خدمت انجام دے گا شریعت محاذ ہی اس کی مضبوط بنیاد ثابت

ہو گی ۔ جہاد افغانستان کا لہو لہان میدان آپ کے ارشد تلامذہ کے ایمانی جرأت کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔
روسی افواج کی ذلیل واپسی اور اندرون ملک نفاذ شریعت کے لئے شریعت محاذ کی شکل میں صحیح راستہ کی نشاندہی اور پھر اپنے ارشد تلامذہ دو رحقانیہ کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور زمانہ دارالعلوم دیوبند کے قاضی عبداللطیف صاحب سے شریعت بل پیش کرانے اور پھر متحدہ شریعت محاذ کی صدارت کر کے قوم کی صحیح مذہبی سیاسی اور روحانی راہنمائی کر دینے کے بعد آپ کو اتباع سنت نبویؐ میں فسبح بحمد ربك واستغفرہ کی صدائے حقانی آخر کیوں نہ پہنچتی ۔ ان فتوحات کی تخم ریزی کے بعد تو آپ کا ناسوتی دنیا میں رہنا خلاف سنت سا معلوم ہوتا ۔
اللهم تغمده بغفرانك واسكنه بحبوحة جنانك واللهم فلا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده
اب افغانستان میں مجاہدین کے ذریعہ صحیح اسلامی حکومت قائم کرانا اور پاکستان کے تمام عدالتوں کو ظلم وعدوان اور کفر وطغیان کے ظالمانہ قوانین سے نجات دلانا اور ان کی جگہ جمہوری تقاضوں کے عین مطابق فقہ حنفی کی تشریح وتفصیل کے ساتھ قرآن وسنت کے عادلانہ قوانین کو نافذ کرانا آپ کے لائق تلامذہ مخلص معتقدین اور غیر اسلامی سیاست کی نجاست سے پاک ذہن اور نیک طینت متوسلین کا اولین فریضہ بنتا ہے ۔
وفقنا الله وایاهم لما یحب ویرضاه وعصمنا وایاهم من الغی والمیل الی الشیطان
نجم المدارس کلاچی میں تین دن تک قرآن مجید کے ختم ایصال للصواب ہوتے رہے

مولانا محمد سالم مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

ریڈیو کے ذریعہ استاذ محترم استاذ الاساتذہ عارف باللہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے حادثہ وفات کی المناک اطلاع کوہ الم بن کر گری ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ چونکہ راقم ناکارہ کی عاصی نگاہوں نے بہت سے حضرات اکابر رحمہم اللہ کی زیارت کا شرف اپنی تہیدستی کے باوجود حاصل کیا ہے ۔ اس لئے حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات کی پُر الم اطلاع سن کر یہ محسوس کرتا ہوں کہ مرجع الافاضل ، فخر الاماثل ، حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ قدس سرہ کا نمونہ علم وحلم ، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ کے معقول ومنقول علوم پر جامعیت ۔ حضرت مولانا محمد ادریسؒ کی قرآنی بصیرت ، حضرت اقدس مولانا اعزاز علیؒ کی ادب آموز سلاست ، حضرت اقدس مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب کی بے تاثیر وقت نظر سے آج یک دم ہم خدام محروم ہو گئے ۔ اس لئے کہ یہ حقیقت ہر مبالغہ سے خالی ہے کہ صرف انہی اکابر ہی کی نہیں بلکہ اور دیگر اکابر کی بھی علمی اور معنوی خصوصیات وامتیازات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس برگزیدہ ذات میں جمع فرما دیا تھا ۔ حق تعالیٰ حضرت کو اعلیٰ علیین میں مقام کریم عطا فرمائے ۔ حضرت مرحوم ایک جبل علم تھے ۔ اس لئے ان کی جدائی کا حادثہ فاجعہ آں محترم یا آپ کے موقر خاندان ہی کا نہیں بلکہ

ملت اسلامیہ کی پوری علمی برادری کا ایک ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے۔ آپ کے لئے اور جملہ خانوادۂ کریمہ کے لئے صبر و اتباع کی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ "کل نفس ذائقة الموت" کے پیش نظر اس کے سوا کیا عرض کیا جا سکتا ہے ؎

فلک جام، جہاں ساقی، اجل مے — خلائق بادہ کوش مجلس ؎ے
خلاصی نیست اصلاً ہیچ کس را — ازیں جام ازیں ساقی ازیں مے

وفد دارالعلوم دیوبند میں حضرت اقدس قدس سرہ العزیز کے لئے ایصال ثواب و دعائے مغفرت کی گئی۔

مولانا محمد عبداللہ، مدیر ماہنامہ مناقب

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کا وقت مقرر تھا اپنے وقت پر دنیا سے تشریف لے گئے۔ اپنی نیک اور مبارک زندگی میں انہوں نے آخرت کے لئے جو بڑا ذخیرہ بنایا ہے یقیناً اس کی آسودگی اور راحت میں ہوں گے۔ نقصان تو ہم بدنصیبوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ؎

آنچہ از ما گم شدہ — گر از سلیمان گم شدی
ہم سلیماں ہم پری — ہم اہرمن بگریستی

مولانا محمد رحمت اللہ، سابق رکن قومی اسمبلی جھنگ

صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ہمارے پورے ادارے "جامع محمدی ضلع جھنگ" میں یہ خبر نہایت ہی غم و افسوس کے ساتھ پڑھی گئی۔ یہ ادارہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے جامعہ کے عملہ نے مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا۔

محمد انوار الحق قریشی، ایڈووکیٹ ملتان

ایک کام کے سلسلہ میں اچانک مدرسہ خیر المدارس جانا ہوا تو وہاں علماء و طلباء سب قرآن خوانی میں مصروف تھے۔ دریافت پر حضرت شیخ الحدیثؒ کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا قرآن خوانی میں شامل ہو گیا۔ اور حضرت قاری صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مرحوم کی سیاسی بصیرت اور قومی اسمبلی میں اسلام و شریعت کے بارے میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کا موقع ملا۔

جناب مولانا مجاہد الحسینی، مدیر صوت الاسلام

حضرت شیخ قدس سرہ کی علمی عظمت اور آپ کی دینی وجاہت کا برصغیر پاک و ہند کے تمام علمی، ملی اور سیاسی حلقوں میں جو اعتراف اور احترام پایا جاتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے یقین جانئے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کی خبر سے یوں محسوس ہوا جیسے نیر روشنی کا بلب یک لخت بجھ گیا ہو اور ہر طرف گہرا اندھیرا چھا گیا ہو۔ حضرت شیخؒ کی ذات گرامی واقعی اس ظلمت کدۂ جہالت و ضلالت میں مینار رشد و ہدایت کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان کی وفات سے نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ دنیائے اسلام کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ اور عالم اسلام ایک جلیل القدر محدث و فقیہہ، ایک ممتاز عالم دین اور ایک بلند پایہ قومی و ملی رہنما اور سیاستدان سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخؒ کی مغفرت فرمائے۔ انہیں اپنے خاص جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور آپ

حضرات کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازتے ہوئے صبر اور استقامت بخشے۔ آمین

مولانا محمد تقی عثمانی
جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان

حضرت قدس سرہ کے سانحۂ وفات کی خبر دل و دماغ پر بجلی بن کر گری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت کی ذات بابرکات ہم سب کے لئے ظلمتوں کے اس گرداب میں وہ عظیم سہارا تھی جس کے تصور ہی سے قلب میں تسکین اور ٹھنڈک کا احساس ہوتا تھا۔ اکابر کے سائے ایک ایک کر کے اٹھ چکے ہیں حضرت کا تصور کر کے اپنے عہد کے افلاس کا احساس کم ہوتا تھا آج یہ مبارک سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دل میں خواہش تھی کہ نماز جنازہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو جاتی۔ لیکن اطلاع رات کو ایسے وقت ملی کہ پہنچنا ممکن نہ تھا اور اس طرح اس سعادت سے بھی محرومی رہی۔ ہماری طرح دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ اس حادثے سے بے حد متاثر ہیں اور سب یہ محسوس کر رہے ہیں کہ وہ یتیم ہو گئے ہیں۔

تدفین والے دن دارالعلوم میں تعطیل کر کے ایصالِ ثواب کا اہتمام ہوا۔ تمام اساتذہ و طلبہ شریک تھے اور سب سوگوار و غمزدہ۔ یہ شعر تو بار بار پڑھا بھی تھا اور متعدد مواقع پر استعمال بھی کیا لیکن اپنے ملک کے حالات کے پیشِ نظر یوں محسوس ہوا کہ اس کا صحیح مصداق آج پیش آیا ہے کہ ؎

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی، سو وہ بھی خموش ہے

حضرت کی عنایات اور شفقتیں اور ان کا نورِ مجسم وجود نگاہوں کے سامنے ہے۔ ایک ایک کر کے حضرت کی شفقتیں یاد آ رہی ہیں جب اپنا حال یہ ہے تو آپ اور دوسرے بھائیوں، اہل خانہ اور اہلِ مدرسہ کی جو کیفیت ہے وہ ظاہر ہے خاص طور سے آپ کے عظیم صدمے کے ساتھ جو گراں بار ذمہ داریاں آپ پر آ گئی ہیں ان کا تصور بھی روح فرسا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن صلاحیتوں سے نوازا ہے اور جس توانز کے ساتھ حضرت کی صحبت سے فیض یاب کیا ہے۔ اس کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ اس صدمے کو سہارنے اور ان ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کی توفیق بھی مرحمت فرمائیں گے۔ جب وہ کوئی صدمہ یا ذمہ داری دیتے ہیں تو پھر مدد بھی فرماتے ہیں۔ حضرت کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں جن کی موجودگی میں آپ انشاءاللہ تنہا نہیں رہیں گے۔

احقر چونکہ ایسے حادثے سے پہلے دوچار ہو چکا ہے اس لئے اس کی سنگینی کا پورا احساس ہے اور تسلی و تعزیت کے لئے آپ سے کچھ کہنا لقمان کو حکمت سکھانے کے مرادف ہے لیکن میں اپنا ذاتی تجربہ عرض کرتا ہوں کہ صدمے کی ایسی شدت کے باوصف حضرت والد صاحب قدس سرہ کی وفات کے بعد میں نے کبھی اپنے آپ کو تنہا محسوس نہیں کیا۔ اور اب بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت والد صاحب قدس سرہ کہیں موجود ہیں اور ان کی رہنمائی حاصل ہے امید ہے کہ انشاءاللہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا ؎

خیرٌ من العباس أجرك بعدہٗ
واللہ خیرٌ منك للعباسِ

شیخ الحدیث مولانا علی محمد کبیروالا

حضرت شیخ الحدیث کی وفات حسرت آیات سے سخت صدمہ ہوا۔ حضرت مرحوم بزرگوں کی آخری یادگار تھے۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوارِ خاص میں جگہ عطا فرمائیں۔ آپ حضرات اہل پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیئٍ عندہ باجل مسمی

دارالعلوم ہذا میں حضرت کے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

مدرسہ قاسم العلوم نعمان پورہ۔ آزاد کشمیر

برصغیر کی عظیم علمی وروحانی شخصیت دارالعلوم حقانیہ پشاور کے بانی وشیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی وفات پر مدرسہ قاسم العلوم نعمان پورہ میں ایک تعزیتی اجلاس ممتاز کشمیری عالم مولانا امیر الزمان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا قاری محمد انور۔ مولانا محمد طیب کشمیری۔ مولانا عبدالخالق مولانا محمد افضل۔ مولانا محمد طیب آف کفل گڑھ۔ قاری عبدالغفور۔ مولانا محمد سعید اور حافظ محمد اکرم نے شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا امیر الزمان نے مرحوم کی دینی وملّی خدمات پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے پوری زندگی تبلیغ اسلام اور اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کر رکھی تھی اور لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو شمع توحید سے روشن کرایا۔

انہوں نے مزید کہا کہ آج افغان مجاہدین کے قائدین اسی شخصیت کے فیض یافتہ ہیں جنہوں نے ایک بڑی طاقت کو لوہے کے چنے چبوائے۔ مولانا نے کہا۔ کہ مرحوم کی وفات سے برصغیر ایک عظیم شیخ الحدیث سے محروم ہوگیا۔ اجلاس میں مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کر کے ایصال ثواب کیا گیا۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

دریں اثناء آج عیدگاہ قاسم العلوم میں جمعہ کے اجتماع سے مولانا قاری محمد انور نے خطاب کرتے ہوئے مرحوم کی مذہبی اور ملی خدمات پر انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اجتماع میں اجتماعی فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

مولانا مفتی غلام قادر خیر العلوم خیرپور سندھ

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر احقر اور خیرپور ٹامیوالی کے جملہ دیندار لوگ نہایت غمزدہ ہوئے حضرت موصوف کی وفات سے جو خلا ہوا ہے۔ اس کا پُر ہونا دشوار نظر آرہا ہے۔ واقعی حضرت رحمۃ اللہ جیسے حضرات کے حق میں موت العالِم موت العالَم پورے طور پر صادق آتا ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف وقت کے بہت بڑے محدث فقیہہ، عابد، زاہد تھے۔ بلکہ آپ اولیائے کاملین کی نشانی تھے۔ اور آپ کی مجاہدانہ زندگی اور مجاہدین کے مربی ہونے کا وصف وافر تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

یہاں مدرسہ خیر العلوم میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ مقامی علماء نے خراجِ عقیدت پیش کیا۔

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

عرض آنکہ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی وفات باعث صدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس نصیب ہو۔ آمین

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی علم وتقویٰ سے مزین تھی۔ اب آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو اور دوسرے صاحبزادگان کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی اتباع میں دارالعلوم حقانیہ کی خدمت کی توفیق دے آپ کو اور ہم سب منتسلین و خدام کو اتباع سنت اور اتباع صحابہ کرام اور حضور رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی اتباع نصیب فرمائے۔ فتنوں سے محفوظ رکھے اور اہلسنت والجماعت کو ہر محاذ پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

مولانا علی اصغر عباسی صوبائی خطیب اوقاف پنجاب

استاذ المشائخ والعلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ کا انتقال ایک بہت بڑا حادثہ ہے حضرت شیخ گذشتہ صدی کے اکابرین اسلام کی عظیم نشانی تھے۔ آج ہم سب ان کی علمی اور روحانی برکتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی ایک کامیاب زندگی نصیب فرمائی تھی اور انشاء اللہ العزیز اگلے جہاں میں اپنے اکابر کے ہمراہ ان کو عظیم خوشیاں نصیب ہوں گی۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی

محدث اعظم حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات المناک سے ہم سب ایک مشفق اور یکتائے روزگار شخصیت کی سرپرستی سے محروم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یوں تو حضرت والا کی شخصیت بے شمار خوبیوں کی مالک تھی۔ لیکن اس انارکی اور بے اعتمادی کی فضا میں آپ نے جس مثالی کردار سے تمام طبقوں میں غیر متنازعہ شخصیت کے بطور اپنا تشخص قائم کیا یہ آپ کا نمایاں اور امتیازی کردار تھا۔

آپ ہمیشہ ہی اسلاف کے کردار کی تابندہ و درخشندہ تصویر رہے۔ آپ کا نورانی چہرہ اپنے اکابر کی روشن تصویر تھا۔ آپ نے ہمیشہ اسلام اور اسلام کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے آج لاکھوں قلوب اسلام اور علمائے حق کے زریں کارناموں سے منور ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کا صحیح جانشین آپ کو بنائے۔

جامعہ قاسمیہ اور جناح مسجد میں حضرت مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔

مولانا محمد چراغ شیخ الحدیث

مجھے افسوس ہے کہ حضرت الشیخ مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر اظہار تعزیت دیر سے کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں یہاں پر نہ تھا جس کی وجہ سے تاخیر ہو گئی ہے۔

حضرت الشیخ مرحوم ومغفور کی وفات حسرت آیات سے دینی وعلمی حلقوں میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ آپ کا

وجود ہم سب کے لئے سایۂ خداوندی اور سرمایۂ علم و تقویٰ تھا۔

آپ کے اٹھ جانے سے دینی حلقے واقعی یتیم ہو گئے ہیں۔ اور علمی مجالس بے رونق ہو گئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ نے بھی قرآن خوانی کے بعد اپنے تعزیتی اجلاس میں حضرت کی علمی و دینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور آپ کے انتقال پر ملال کو ملت اسلامیہ کے لئے عظیم صدمہ قرار دیا۔

جماعت مبلغین توحید و سنت پاکستان لاہور | شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالحق کی وفات پر مجھے اور میرے متعلقین کو زبردست افسوس رنج و غم ہوا ہیں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔

حضرت مولانا مرحوم کی وفات ملک ہی کے لئے نہیں عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ جلد پُر نہیں ہو سکے گا۔ ان کی ساری زندگی اسلامی خدمات کے لئے وقف رہی ان کی اسلامی ملکی ملی قومی عظیم خدمات کو تاریخ فراموش نہیں کی جا سکے گی۔ وہ حق گو اور بے باک عظیم شخصیت تھے۔ آپ توحید و سنت کے عاشق تھے انشاء اللہ ان کے اس مشن کو جاری و ساری رکھا جائے گا۔

تنظیم اہلسنت اسلام آباد | آج مورخہ ۹ ستمبر بعد نماز جمعۃ المبارک تنظیم اہلسنت پاکستان اسلام آباد کا ہنگامی اجلاس مرکزی جامع مسجد منعقد ہوا جس میں نشانِ حق حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

تنظیم اہلسنت حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی وفات کو قومی و ملی المیہ تصور کرتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کی وفات سے جو علمی و سیاسی خلا پیدا ہو گیا ہے وہ کبھی بھی پُر نہ ہو سکے گا۔

مولانا غلام محمد خلیفہ مجاز علامہ سیلمان ندویؒ کراچی | آپ کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ کی خبر ارتحال دل پر بجلی بن کر گری ہائے افسوس اہل پاکستان ایک ولی اللہ اور مجاہد فی سبیل اللہ شیخ ربانی کے بابرکت وجود سے محروم ہو گئے۔

پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ میں شہید ضیاء الحق جیسا دیندار، مخلص اور صاحب نظر سربراہ مملکت پاکستان کو میسر نہ آیا تھا اور ان کی رحلت سے ابھی دل کی جراحت تازہ تھی کہ پاکستان کی وہ بزرگ ہستی جن پر عارف رومی کا یہ ارشاد صادق آتا تھا ؎

واحد کالالف کیو دآں ولی
بلکہ صد قرن است آں عبد العلی

ہم سے رخصت ہو گئی۔ بے بصیرت کیا جانیں کہ اہل اللہ کا وجود کتنی بلاؤں کی ڈھال اور کتنے انعامات الٰہیہ کے انجذاب کا سبب رہتا ہے۔ (جاری ہے)